ایاتها ۴۰ ۷۸ سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ ۸۰ رکوعاتها ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۚ ﴿۱﴾

۱۔ یہ لوگ آپس میں کس (چیز) سے متعلق سوال کرتے ہیں؟

عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۙ ﴿۲﴾

۲۔ (کیا) اس عظیم خبر سے متعلق (پوچھ گچھ کر رہے ہیں)؟

الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ؕ ﴿۳﴾

۳۔ جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۙ ﴿۴﴾

۴۔ ہرگز (وہ خبر لائقِ انکار) نہیں وہ عنقریب (اس حقیقت کو) جان جائیں گے۔

ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾

۵۔ (ہم) پھر (کہتے ہیں: اختلاف و انکار) ہرگز (درست) نہیں وہ عنقریب جان جائیں گے۔

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ ﴿۶﴾

۶۔ کیا ہم نے زمین کو (زندگی کے) قیام اور کسب و عمل کی جگہ نہیں بنایا؟

وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۪ۙ ﴿۷﴾

۷۔ اور (کیا) پہاڑوں کو (اس میں) ابھار کر کھڑا (نہیں) کیا؟

وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ ﴿۸﴾

۸۔ اور (غور کرو) ہم نے تمہیں (فروغِ نسل کے لئے) جوڑا جوڑا پیدا فرمایا (ہے)۔

وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ ﴿۹﴾

۹۔ اور ہم نے تمہاری نیند کو (جسمانی) راحت (کا سبب) بنایا (ہے)۔

وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور ہم نے رات کو (اس کی تاریکی کے باعث) پردہ پوش بنایا (ہے)۔

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۪ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور ہم نے دن کو (کسبِ) معاش (کا وقت) بنایا (ہے)۔

وَّ بَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور (اب خلائی کائنات میں بھی غور کرو) ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط (طبقات) بنائے۔

وَّ جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور ہم نے (سورج کو) روشنی اور حرارت کا (زبردست) منبع بنایا۔

وَّ اَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور ہم نے بھرے بادلوں سے موسلادھار پانی برسایا۔

لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ﴿۱۵﴾

۱۵۔ تاکہ ہم اس (بارش) کے ذریعے (زمین سے) اناج اور سبزہ نکالیں۔

وَّ جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اور گھنے گھنے باغات (اگائیں)۔

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿۱۷﴾

۱۷۔ (ہماری قدرت کی ان نشانیوں کو دیکھ کر جان لو کہ) بیشک فیصلہ کا دن (قیامت بھی) ایک مقررہ وقت ہے۔

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾

۱۸۔ جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم گروہ در گروہ (اللہ کے حضور) چلے آؤ گے۔

وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور آسمان (کے طبقات) پھاڑ دیئے جائیں گے تو (پھٹنے کے باعث گویا) وہ دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے۔

وَّ سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور پہاڑ (غبار بنا کر فضا میں) اڑا دیئے جائیں گے، سو وہ سراب (کی طرح کالعدم) ہو جائیں گے۔

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾

۲۱۔ بیشک دوزخ ایک گھات ہے۔

لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾

۲۲۔ (وہ) سرکشوں کا ٹھکانا ہے۔

لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾

۲۳۔ وہ ختم نہ ہونے والی پے در پے مدتیں اسی میں پڑے رہیں گے۔

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾

۲۴۔ نہ وہ اس میں (کسی قسم کی) ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کسی پینے کی چیز کا۔

إِلَّا حَمِيمًا وَّغَسَّاقًا ۙ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ سوائے کھولتے ہوئے گرم پانی اور (دوزخیوں کے زخموں سے) بہتے ہوئے پیپ کے۔

جَزَآءً وِّفَاقًا ۭ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ (یہی ان کی سرکشی کے) موافق بدلہ ہے۔

إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۙ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اس لئے کہ وہ قطعاً حسابِ (آخرت) کا خوف نہیں رکھتے تھے،

وَّكَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۭ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور وہ ہماری آیتوں کو خوب جھٹلایا کرتے تھے۔

وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۙ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور ہم نے ہر (چھوٹی بڑی) چیز کو لکھ کر محفوظ کر رکھا ہے۔

فَذُوقُوا فَلَنْ نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ ع

۳۰۔ (اے منکرو!) اب تم (اپنے کئے کا) مزہ چکھو (تم دنیا میں کفر و سرکشی میں بڑھتے گئے) اب ہم تم پر عذاب ہی کو بڑھاتے جائیں گے۔

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۙ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ بیشک پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہے۔

حَدَآئِقَ وَأَعْنَابًا ۙ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ (ان کے لئے) باغات اور انگور (ہوں گے)۔

وَّكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ۙ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اور جواں سال ہم عمر دوشیزائیں (ہوں گی)۔

وَّكَأْسًا دِهَاقًا ۭ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اور (شرابِ طہور کے) چھلکتے ہوئے جام (ہوں گے)۔

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۚ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ وہاں یہ (لوگ) نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ (ایک دوسرے کو) جھٹلانا (ہوگا)۔

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۙ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ یہ آپ کے رب کی طرف سے صلہ ہے جو (اعمال کے حساب سے) کافی (بڑی) عطا ہے۔

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ۚ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ (وہ) آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے (سب) کا پروردگار ہے، بڑی ہی رحمت والا ہے (مگر روزِ قیامت اس کے رعب و جلال کا عالم یہ ہوگا کہ) اس سے بات کرنے کا (مخلوقات میں سے) کسی کو (بھی) یارا نہ ہوگا۔

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ۬ لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾

۳۸۔ جس دن جبرائیل (روح الامین) اور (تمام) فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے، کوئی لب کشائی نہ کر سکے گا، سوائے اس شخص کے جسے خدائے رحمٰن نے اذنِ (شفاعت) دے رکھا تھا اور اس نے (زندگی میں تعلیماتِ اسلام کے مطابق) بات بھی درست کہی تھی۔

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

۳۹۔ یہ روزِ حق ہے، پس جو شخص چاہے اپنے رب کے حضور (رحمت و قربت کا) ٹھکانا بنا لے۔

اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۖ۬ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَ يَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع

۴۰۔ بلاشبہ ہم نے تمہیں عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرا دیا ہے، اس دن ہر آدمی ان (اعمال) کو جو اس نے آگے بھیجے ہیں دیکھ لے گا، اور (ہر) کافر کہے گا: اے کاش! میں مٹی ہوتا (اور اس عذاب سے بچ جاتا)!

اٰیاتہا ۴۶ — ۷۹ سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ ۸۱ — رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

وَ النّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ﴿۱﴾

۱۔ ان (فرشتوں) کی قَسم جو (کافروں کی جان ان کے جسموں کے ایک ایک انگ میں سے) نہایت سختی سے کھینچ لاتے ہیں۔

(یا۔ توانائی کی ان لہروں کی قَسم جو مادہ کے اندر گھس کر کیمیائی جوڑوں کو سختی سے توڑ پھوڑ دیتی ہیں)۔

وَّ النّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ﴿۲﴾

۲۔ اور ان (فرشتوں) کی قَسم جو (مومنوں کی جان کے) بند نہایت نرمی سے کھول دیتے ہیں۔

(یا۔ توانائی کی ان لہروں کی قَسم جو مادہ کے اندر سے کیمیائی جوڑوں کو نہایت نرمی اور آرام سے توڑ دیتی ہیں)۔

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝۳

۳۔ اور ان (فرشتوں) کی قَسم جو (زمین و آسمان کے درمیان) تیزی سے تیرتے پھرتے ہیں۔
(یا۔ توانائی کی ان لہروں کی قَسم جو آسمانی خلا وفضا میں بلا روک ٹوک چلتی پھرتی ہیں)۔

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝۴

۴۔ پھر ان (فرشتوں) کی قَسم جو لپک کر (دوسروں سے) آگے بڑھ جاتے ہیں۔
(یا۔ پھر توانائی کی ان لہروں کی قَسم جو رفتار، طاقت اور جاذبیت کے لحاظ سے دوسری لہروں پر سبقت لے جاتی ہیں)۔

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝۵

۵۔ پھر ان (فرشتوں) کی قَسم جو مختلف امور کی تدبیر کرتے ہیں۔
(یا۔ پھر توانائی کی ان لہروں کی قَسم جو باہمی تعامل سے کائناتی نظام کی بقا کے لئے توازن وتدبیر قائم رکھتی ہیں)۔

یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝۶

۶۔ (جب انہیں اس نظامِ کائنات کے درہم برہم کردینے کا حکم ہوگا تو) اس دن (کائنات کی) ہر متحرک چیز شدید حرکت میں آجائے گی۔

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝۷

۷۔ پیچھے آنے والا ایک اور زلزلہ اس کے پیچھے آئے گا۔

قُلُوْبٌ یَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝۸

۸۔ اس دن (لوگوں کے) دل خوف و اضطراب سے دھڑکتے ہوں گے۔

اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝۹

۹۔ ان کی آنکھیں (خوف وہیبت سے) جھکی ہوں گی۔

یَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَةِ ۝۱۰

۱۰۔ (کفّار) کہتے ہیں: کیا ہم پہلی زندگی کی طرف پلٹائے جائیں گے؟

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝۱۱

۱۱۔ کیا جب ہم بوسیدہ (کھوکھلی) ہڈیاں ہو جائیں گے (تب بھی زندہ کیے جائیں گے)؟

قَالُوۡا تِلۡکَ اِذًا کَرَّۃٌ خَاسِرَۃٌ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ وہ کہتے ہیں: یہ (لوٹنا) تو اس وقت بڑے خسارے کا لوٹنا ہوگا۔

فَاِنَّمَا ہِیَ زَجۡرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ پھر تو یہ ایک ہی بار شدید ہیبت ناک آواز کے ساتھ (کائنات کے تمام اجرام کا) پھٹ جانا ہوگا۔

فَاِذَا ہُمۡ بِالسَّاہِرَۃِ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ پھر وہ (سب لوگ) یکایک کھلے میدانِ (حشر) میں آموجود ہوں گے۔

ہَلۡ اَتٰىکَ حَدِیۡثُ مُوۡسٰی ﴿۱۵﴾

۱۵۔ کیا آپ کے پاس موسیٰ (علیہ السلام) کی خبر پہنچی ہے؟

اِذۡ نَادٰىہُ رَبُّہٗ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًی ﴿۱۶﴾

۱۶۔ جب ان کے رب نے طُویٰ کی مقدّس وادی میں انہیں پکارا تھا۔

اِذۡہَبۡ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ اِنَّہٗ طَغٰی ﴿۱۷﴾

۱۷۔ (اور حکم دیا تھا کہ) فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہوگیا ہے۔

فَقُلۡ ہَلۡ لَّکَ اِلٰۤی اَنۡ تَزَکّٰی ﴿۱۸﴾

۱۸۔ پھر (اس سے) کہو: کیا تیری خواہش ہے کہ تو پاک ہو جائے؟

وَ اَہۡدِیَکَ اِلٰی رَبِّکَ فَتَخۡشٰی ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور (کیا تو چاہتا ہے کہ) میں تیرے رب کی طرف تیری رہنمائی کروں تاکہ تو (اس سے) ڈرنے لگے؟

فَاَرٰىہُ الۡاٰیَۃَ الۡکُبۡرٰی ﴿۲۰﴾

۲۰۔ پھر موسیٰ (علیہ السلام) نے اسے بڑی نشانی دکھائی۔

فَکَذَّبَ وَ عَصٰی ﴿۲۱﴾

۲۱۔ تو اس نے جھٹلا دیا اور نافرمانی کی۔

ثُمَّ اَدۡبَرَ یَسۡعٰی ﴿۲۲﴾

۲۲۔ پھر وہ (حق سے) رُوگرداں ہو کر (موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت میں) سعی و کاوش کرنے لگا۔

فَحَشَرَ فَنَادٰی ﴿۲۳﴾

۲۳۔ پھر اس نے (لوگوں کو) جمع کیا اور پکارنے لگا۔

فَقَالَ اَنَا رَبُّکُمُ الۡاَعۡلٰی ﴿۲۴﴾

۲۴۔ پھر اس نے کہا: میں تمہارا سب سے بلند و بالا رب ہوں۔

فَاَخَذَہُ اللّٰہُ نَکَالَ الۡاٰخِرَۃِ وَ الۡاُوۡلٰی ﴿۲۵﴾

۲۵۔ تو اللہ نے اسے آخرت اور دنیا کی (دوہری) سزا میں پکڑ لیا۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ ﴿٢٦﴾ ع

۲۶۔ بیشک اس (واقعہ) میں اس شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جو (اللہ سے) ڈرتا ہے۔

ءَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ ۚ بَنَاهَا ﴿٢٧﴾

۲۷۔ کیا تمہارا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا (پوری) سماوی کائنات کا، جسے اس نے بنایا؟

رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا ﴿٢٨﴾

۲۸۔ اس نے آسمان کے تمام کرّوں (ستاروں) کو (فضائے بسیط میں پیدا کر کے) بلند کیا، پھر ان (کی ترکیب و تشکیل اور افعال و حرکات) میں اعتدال، توازن اور استحکام پیدا کر دیا۔

وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا ﴿٢٩﴾

۲۹۔ اور اُسی نے آسمانی خلا کی رات کو (یعنی سارے خلائی ماحول کو مثلِ شب) تاریک بنایا، اور (اس خلا سے) ان (ستاروں) کی روشنی (پیدا کر کے) نکالی۔

وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا ﴿٣٠﴾

۳۰۔ اور اُسی نے زمین کو اِس (ستارے۔ سورج کے وجود میں آجانے) کے بعد (اِس سے) الگ کر کے زور سے پھینک دیا (اور اِسے قابلِ رہائش بنانے کیلئے بچھا دیا)۔

أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا ﴿٣١﴾

۳۱۔ اسی نے زمین میں سے اس کا پانی (الگ) نکال لیا اور (بقیہ خشک قطعات میں) اس کی نباتات نکالیں۔

وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا ﴿٣٢﴾

۳۲۔ اور اسی نے (بعض مادوں کو باہم ملا کر) زمین سے محکم پہاڑوں کو ابھار دیا۔

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾

۳۳۔ (یہ سب کچھ) تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے (کیا)۔

فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَىٰ ﴿٣٤﴾

۳۴۔ پھر اس وقت (کائنات کے) بڑھتے بڑھتے (اس کی انتہا پر) ہر چیز پر غالب آجانے والی بہت سخت آفتِ (قیامت) آئے گی۔

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ مَا سَعَىٰ ﴿٣٥﴾

۳۵۔ اُس دن انسان اپنی (ہر) کوشش و عمل کو یاد کریگا۔

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن يَرَىٰ ﴿٣٦﴾

۳۶۔ اور ہر دیکھنے والے کیلئے دوزخ ظاہر کر دی جائیگی۔

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۙ﴿۳۷﴾

۳۷۔ پھر جس شخص نے سرکشی کی ہوگی۔

وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۙ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور دنیاوی زندگی کو (آخرت پر) ترجیح دی ہوگی۔

فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ؕ﴿۳۹﴾

۳۹۔ تو بیشک دوزخ ہی (اُس کا) ٹھکانا ہوگا۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اور جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اور (اپنے) نفس کو (بری) خواہشات وشہوات سے باز رکھا۔

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ؕ﴿۴۱﴾

۴۱۔ تو بیشک جنت ہی (اُس کا) ٹھکانا ہوگا۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ﴿۴۲﴾

۴۲۔ (کفار) آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا۔

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ؕ﴿۴۳﴾

۴۳۔ تو آپکو اس کے (وقت کے) ذکر سے کیا غرض؟

اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ؕ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اس کی انتہا تو آپ کے رب تک ہے (یعنی ابتداء کی طرح انتہاء میں بھی صرف وحدت رہ جائے گی)۔

اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ؕ﴿۴۵﴾

۴۵۔ آپ تو محض اس شخص کو ڈر سنانے والے ہیں جو اس سے خائف ہے۔

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ۧ﴿۴۶﴾

۴۶۔ گویا وہ جس دن اسے دیکھ لیں گے تو (یہ خیال کریں گے کہ) وہ (دنیا میں) ایک شام یا اس کی صبح کے سوا ٹھہرے ہی نہ تھے۔

ایاتہا ۴۲ | ۸۰ سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ ۲۴ | رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

عَبَسَ وَتَوَلّٰۤى ۙ﴿۱﴾

۱۔ ان کے چہرۂ (اقدس) پر ناگواری آئی اور رخِ (انور) موڑ لیا۔

اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾

۲۔ اس وجہ سے کہ ان کے پاس ایک نابینا آیا (جس نے آپ کی بات کو ٹوکا)۔

وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ﴿۳﴾

۳۔ اور آپ کو کیا خبر شاید وہ (آپ کی توجہ سے مزید) پاک ہو جاتا۔

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿۴﴾

۴۔ یا (آپ کی) نصیحت قبول کرتا تو نصیحت اس کو (اور) فائدہ دیتی۔

اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾

۵۔ لیکن جو شخص (دین سے) بے پرواہ ہے۔

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿۶﴾

۶۔ تو آپ اس کے (قبولِ اسلام کے) لیے زیادہ اہتمام فرماتے ہیں۔

وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿۷﴾

۷۔ حالانکہ آپ پر کوئی ذمہ داری (کا بوجھ) نہیں اگرچہ وہ پاکیزگی (ایمان) اختیار نہ بھی کرے۔

وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿۸﴾

۸۔ اور وہ جو آپ کے پاس (خود طلبِ خیر کی) کوشش کرتا ہوا آیا۔

وَهُوَ يَخْشٰى ﴿۹﴾

۹۔ اور وہ (اپنے رب سے) ڈرتا بھی ہے۔

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾

۱۰۔ تو آپ اُس سے بے توجہی فرما رہے ہیں۔

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ (اے حبیبِ مکرّم!) یوں نہیں بیشک یہ (آیاتِ قرآنی) تو نصیحت ہیں۔

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ جو شخص چاہے اسے قبول (و ازبر) کر لے۔

فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ (یہ) معزز و مکرّم اوراق میں (لکھی ہوئی) ہیں۔

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ جو نہایت بلند مرتبہ (اور) پاکیزہ ہیں۔

بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ ایسے سفیروں (اور کاتبوں) کے ہاتھوں سے (آگے پہنچی) ہیں۔

كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ جو بڑے صاحبانِ کرامت (اور) پیکرانِ طاعت ہیں۔

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ ہلاک ہو (وہ بد بخت منکر) انسان کیسا ناشکرا ہے (جو اتنی عظیم نعمت پا کر بھی اس کی قدر نہیں کرتا)۔

مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اللہ نے اسے کس چیز سے پیدا فرمایا ہے؟

مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ نطفہ میں سے اس کو پیدا فرمایا، پھر ساتھ ہی اس کا (خواص وجنس کے لحاظ سے) تعین فرما دیا۔

ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ پھر (تشکیل، ارتقاء اور تکمیل کے بعد بطنِ مادر سے نکلنے کی) راہ اس کے لئے آسان فرما دی۔

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ پھر اسے موت دی، پھر اسے قبر میں (دفن) کر دیا گیا۔

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ پھر جب وہ چاہے گا اسے (دوبارہ زندہ کر کے) کھڑا کرے گا۔

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ یقیناً اس (نافرمان انسان) نے وہ (حق) پورا نہ کیا جس کا اسے (اللہ نے) حکم دیا تھا۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ پس انسان کو چاہیے کہ اپنی غذا کی طرف دیکھے (اور غور کرے)۔

اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾

۲۵۔ بیشک ہم نے خوب زور سے پانی برسایا۔

ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾

۲۶۔ پھر ہم نے زمین کو پھاڑ کر چیر ڈالا۔

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾

۲۷۔ پھر ہم نے اس میں اناج اگایا۔

وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور انگور اور ترکاری۔

وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور زیتون اور کھجور۔

وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اور گھنے گھنے باغات۔

وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اور (طرح طرح کے) پھل میوے اور (جانوروں کا) چارہ۔

مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ خود تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے لئے متاعِ (زیست)۔

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾
۳۳۔ پھر جب کان پھاڑ دینے والی آواز آئے گی۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾
۳۴۔ اُس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا۔

وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾
۳۵۔ اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے (بھی)۔

وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾
۳۶۔ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے (بھی)۔

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾
۳۷۔ اس دن ہر شخص کو ایسی (پریشان کن) حالت لاحق ہوگی جو اسے (ہر دوسرے سے) بے پروا کر دے گی۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾
۳۸۔ اسی دن بہت سے چہرے (ایسے بھی ہوں گے جو نور سے) چمک رہے ہوں گے۔

ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾
۳۹۔ (وہ) مسکراتے ہنستے (اور) خوشیاں مناتے ہونگے۔

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾
۴۰۔ اور بہت سے چہرے ایسے ہوں گے جن پر اس دن گرد پڑی ہوگی۔

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾
۴۱۔ (مزید) ان (چہروں) پر سیاہی چھائی ہوگی۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾
۴۲۔ یہی لوگ کافر (اور) فاجر (بدکردار) ہوں گے۔

اٰیاتہا ۲۹ — ۸۱ سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ ۷ — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾
۱۔ جب سورج لپیٹ کر بے نور کر دیا جائے گا۔

وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾
۲۔ اور جب ستارے (اپنی کہکشاؤں سے) گر پڑیں گے۔

وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ﴿۳﴾
۳۔ اور جب پہاڑ (غبار بنا کر فضا میں) چلا دیئے جائیں گے۔

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿۴﴾
۴۔ اور جب حاملہ اونٹنیاں بے کار چھوٹی پھریں گی (کوئی ان کا خبر گیر نہ ہوگا)۔

وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ﴿۵﴾

۵۔ اور جب وحشی جانور (خوف کے مارے) جمع کر دیئے جائیں گے۔

وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿۶﴾

۶۔ جب سمندر اور دریا (سب) ابھار دیئے جائیں گے۔

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ﴿۷﴾

۷۔ اور جب روحیں (بدنوں سے) ملا دی جائیں گی۔

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ﴿۸﴾

۸۔ اور جب زندہ دفن کی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔

بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ﴿۹﴾

۹۔ کہ وہ کس گناہ کے باعث قتل کی گئی تھی۔

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور جب اعمال نامے کھول دیئے جائیں گے۔

وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور جب سماوی طبقات کو پھاڑ کر اپنی جگہوں سے ہٹا دیا جائے گا۔

وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور جب دوزخ (کی آگ) بھڑکائی جائے گی۔

وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور جب جنت قریب کر دی جائے گی۔

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ ہر شخص جان لے گا جو کچھ اس نے حاضر کیا ہے۔

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ تو میں قسم کھاتا ہوں ان (آسمانی کرّوں) کی جو (ظاہر ہونے کے بعد) پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ جو بلا روک ٹوک چلتے رہتے ہیں (پھر ظاہر ہو کر) چھپ جاتے ہیں۔

وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور رات کی قسم جب اس کی تاریکی جانے لگے۔

وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور صبح کی قسم جب اس کی روشنی آنے لگے۔

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ بیشک یہ (قرآن) بڑی عزت و بزرگی والے رسول کا (پڑھا ہوا) کلام ہے۔

ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ جو (دعوتِ حق، تبلیغِ رسالت اور روحانی استعداد میں) قوت و ہمت والے ہیں (اور) مالکِ عرش کے حضور بڑی قدر و منزلت (اور جاہ و عظمت) والے ہیں۔

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیۡنٍ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ (تمام جہانوں کے لئے) واجب الاطاعت ہیں (کیونکہ ان کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے)، امانت دار ہیں (وحی اور زمین و آسمان کے سب اُلوہی رازوں کے حامل ہیں)۔

وَ مَا صَاحِبُکُمۡ بِمَجۡنُوۡنٍ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور (اے لوگو!) یہ تمہیں اپنی صحبت سے نوازنے والے (محمد ﷺ) دیوانے نہیں ہیں (جو فرماتے ہیں وہ حق ہوتا ہے)۔

وَ لَقَدۡ رَاٰہُ بِالۡاُفُقِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور بیشک انہوں نے اس (مالکِ عرش کے حُسنِ مطلق) کو (لامکاں کے) روشن کنارے پر دیکھا ہے☆

وَ مَا ہُوَ عَلَی الۡغَیۡبِ بِضَنِیۡنٍ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اور وہ (یعنی نبی اکرم ﷺ) غیب (کے بتانے) پر بالکل بخیل نہیں ہیں (مالکِ عرش نے ان کے لئے کوئی کمی نہیں چھوڑی)۔

وَ مَا ہُوَ بِقَوۡلِ شَیۡطٰنٍ رَّجِیۡمٍ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اور وہ (قرآن) ہرگز کسی شیطان مردود کا کلام نہیں ہے۔

فَاَیۡنَ تَذۡہَبُوۡنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ پھر (اے بدبختو!) تم (اتنے بڑے خزانے کو چھوڑ کر) کدھر چلے جا رہے ہو۔

اِنۡ ہُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ یہ (قرآن) تو تمام جہانوں کے لئے (صحیفۂ) نصیحت ہے۔

لِمَنۡ شَآءَ مِنۡکُمۡ اَنۡ یَّسۡتَقِیۡمَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ تم میں سے ہر اس شخص کے لئے (اس چشمہ سے ہدایت میسر آسکتی ہے) جو سیدھی راہ چلنا چاہے۔

وَ مَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ چاہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

☆ یہ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباس، انس بن مالک، عکرمہ، ابو سلمہ، ضحاک، ابو العالیہ، حسن، کعب الاحبار، شریک بن عبد اللہ اور شعبی وغیرھم ﷺ کے اقوال پر کیا گیا ہے جنہیں بخاری، مسلم، ترمذی، ابن جریر، بغوی اور کئی ائمہ حدیث نے روایت کیا ہے اور کثیر ائمہ تفسیر نے بھی اسے اختیار کیا ہے۔

ایاتھا ١٩ ٨٢ سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ ٨٢ رکوعھا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝١

١۔ جب (سب) آسمانی کرّے پھٹ جائیں گے۔

وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝٢

٢۔ اور جب سیارے گر کر بکھر جائیں گے۔

وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝٣

٣۔ اور جب سمندر (اور دریا) ابھر کر بہہ جائیں گے۔

وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝٤

٤۔ اور جب قبریں زیر و زبر کر دی جائیں گی۔

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ ۝٥

٥۔ تو ہر شخص جان لے گا کہ کیا عمل اس نے آگے بھیجا اور (کیا) پیچھے چھوڑ آیا تھا۔

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝٦

٦۔ اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے ربِ کریم کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا۔

الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝٧

٧۔ جس نے (رحمِ مادر کے اندر ایک نطفہ میں سے) تجھے پیدا کیا، پھر اس نے تجھے (اعضا سازی کے لئے ابتداءً) درست اور سیدھا کیا، پھر وہ تیری ساخت میں متناسب تبدیلی لایا۔

فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝٨

٨۔ جس صورت میں بھی چاہا اس نے تجھے ترکیب دیدیا۔

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝٩

٩۔ حقیقت تو یہ ہے (اور) تم اِس کے برعکس روزِ جزا کو جھٹلاتے ہو۔

وَ اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝١٠

١٠۔ حالانکہ تم پر نگہبان فرشتے مقرر ہیں۔

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝١١

١١۔ (جو) بہت معزز ہیں (تمہارے اعمال نامے) لکھنے والے ہیں۔

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝١٢

١٢۔ وہ ان (تمام کاموں) کو جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝١٣

١٣۔ بیشک نیکوکار جنتِ نعمت میں ہوں گے۔

وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝١٤

١٤۔ اور بیشک بدکار دوزخِ (سوزاں) میں ہوں گے۔

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ وہ اس میں قیامت کے روز داخل ہوں گے۔

وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اور وہ اس (دوزخ) سے (کبھی بھی) غائب نہ ہو سکیں گے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور آپ نے کیا سمجھا کہ روزِ جزا کیا ہے؟

ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ پھر آپ نے کیا جانا کہ روزِ جزا کیا ہے؟

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ (یہ) وہ دن ہے جب کوئی شخص کسی کے لئے کسی چیز کا مالک نہ ہوگا، اور حکم فرمائی اس دن اللہ ہی کی ہوگی۔

اٰیاتها ۳۶ ۸۳ سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ ۸۶ رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿۱﴾

۱۔ بربادی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کیلئے۔

الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾

۲۔ یہ لوگ جب (دوسرے) لوگوں سے ناپ لیتے ہیں تو (ان سے) پورا لیتے ہیں۔

وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾

۳۔ اور جب انہیں (خود) ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو گھٹا کر دیتے ہیں۔

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿۴﴾

۴۔ کیا یہ لوگ اس بات کا یقین نہیں رکھتے کہ وہ (مرنے کے بعد دوبارہ) اٹھائے جائیں گے؟

لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵﴾

۵۔ ایک بڑے سخت دن کیلئے۔

يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶﴾

۶۔ جس دن سب لوگ تمام جہانوں کے رب کے حضور کھڑے ہوں گے۔

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ﴿۷﴾

۷۔ یہ حق ہے کہ بدکرداروں کا نامۂ اعمال سجّین (یعنی دیوان خانۂ جہنم) میں ہے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝۸

۸۔ اور آپ نے کیا جانا کہ سجّین کیا ہے؟

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝۹

۹۔ (یہ قید خانۂ دوزخ میں اس بڑے دیوان کے اندر) لکھی ہوئی (ایک) کتاب ہے (جس میں ہر جہنمی کا نام اور اس کے اعمال درج ہیں)۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۰

۱۰۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہوگی۔

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝۱۱

۱۱۔ جو لوگ روزِ جزا کو جھٹلاتے ہیں۔

وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝۱۲

۱۲۔ اور اسے کوئی نہیں جھٹلاتا سوائے ہر اس شخص کے جو سرکش و گنہگار ہے۔

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۳

۱۳۔ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا (یا سمجھتا) ہے کہ (یہ تو) اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۱۴

۱۴۔ (ایسا) ہرگز نہیں بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر ان اعمالِ (بد) کا زنگ چڑھ گیا ہے جو وہ کمایا کرتے تھے (اسلئے آیتیں انکے دل پر اثر نہیں کرتیں)۔

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝۱۵

۱۵۔ حق یہ ہے کہ بیشک اس دن انہیں اپنے رب کے دیدار سے (محروم کرنے کیلئے) پسِ پردہ کر دیا جائے گا۔

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝۱۶

۱۶۔ پھر وہ دوزخ میں جھونک دیئے جائیں گے۔

ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝۱۷

۱۷۔ پھر ان سے کہا جائے گا: یہ وہ (عذابِ جہنم) ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝۱۸

۱۸۔ یہ (بھی) حق ہے کہ بیشک نیکوکاروں کا نوشتۂ اعمال عِلّیّین (یعنی دیوان خانۂ جنت) میں ہے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝۱۹

۱۹۔ اور آپ نے کیا جانا کہ عِلّیّین کیا ہے؟

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ (یہ جنت کے اعلیٰ درجہ میں اس بڑے دیوان کے اندر) لکھی ہوئی (ایک) کتاب ہے (جس میں ان جنتیوں کے نام اور اعمال درج ہیں جنہیں اعلیٰ مقامات دیئے جائیں گے)۔

يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اس جگہ (اللہ کے) مقرب فرشتے حاضر رہتے ہیں۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ بیشک نیکوکار (راحت و مسرت سے) نعمتوں والی جنت میں ہوں گے۔

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ تختوں پر بیٹھے نظارے کر رہے ہوں گے۔

تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ آپ ان کے چہروں سے ہی نعمت و راحت کی رونق اور شگفتگی معلوم کر لیں گے۔

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ انہیں سر بہ مہر بڑی لذیذ شرابِ طہور پلائی جائیگی۔

خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اس کی مُہر کستوری کی ہو گی، اور (یہی وہ شراب ہے) جس کے حصول میں شائقین کو جلد کوشش کر کے سبقت لینی چاہیے (کوئی شرابِ نعمت کا طالب و شائق ہے، کوئی شرابِ قربت کا اور کوئی شرابِ دیدار کا، ہر کسی کو اس کے شوق کے مطابق پلائی جائے گی)۔

وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور اس (شراب) میں آبِ تسنیم کی آمیزش ہوگی۔

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ (یہ تسنیم) ایک چشمہ ہے جہاں سے صرف اہلِ قربت پیتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ بیشک مجرم لوگ ایمان والوں کا (دنیا میں) مذاق اڑایا کرتے تھے۔

وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو آپس میں آنکھوں سے اشارہ بازی کرتے تھے۔

وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ

۳۱۔ اور جب اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتے تو

انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾

(مومنوں کی تنگدستی اور اپنی خوشحالی کا موازنہ کر کے) اِتراتے اور دل لگی کرتے ہوئے پلٹتے تھے۔

وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور جب یہ (مغرور لوگ) ان (کمزور حال مومنوں) کو دیکھتے تو کہتے: یقیناً یہ لوگ راہ سے بھٹک گئے ہیں (یعنی یہ دنیا گنوا بیٹھے ہیں اور آخرت تو ہے ہی فقط افسانہ)۔

وَمَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ حالانکہ وہ ان (کے حال) پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ پس آج (دیکھو) اہلِ ایمان کافروں پر ہنس رہے ہیں۔

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ سجے ہوئے تختوں پر بیٹھے (اپنی خوشحالی اور کافروں کی بدحالی کا) نظارہ کر رہے ہیں۔

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ سو کیا کافروں کو اس (مذاق) کا پورا بدلہ دے دیا گیا جو وہ (مسلمانوں سے) کیا کرتے تھے؟

اٰیاتھا ۲۵ ۸۴ سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ ۸۳ رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾

۱۔ جب (سب) آسمانی کرّے پھٹ جائیں گے۔

وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۲﴾

۲۔ اور اپنے رب کا حکم (اِنشقاق) بجا لائیں گے اور (یہی تعمیلِ اَمر) اُس کے لائق ہے۔

وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿۳﴾

۳۔ اور جب زمین (ریزہ ریزہ کر کے) پھیلا دی جائیگی۔

وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿۴﴾

۴۔ اور جو کچھ اس کے اندر ہے وہ اسے نکال باہر پھینکے گی اور خالی ہو جائے گی۔

وَاَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَحُقَّتۡ ۵

۵۔ اور (وہ بھی) اپنے رب کا حکمِ (انشقاق) بجا لائے
گی اور (یہی اِطاعت) اُس کے لائق ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الۡاِنۡسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى
رَبِّكَ كَدۡحًا فَمُلٰقِيۡهِ ۚ ۶

۶۔ اے انسان! تو اپنے رب تک پہنچنے میں سخت مشقتیں
برداشت کرتا ہے بالآخر تجھے اسی سے جا ملنا ہے۔

فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيۡنِهٖ ۷

۷۔ پس جس شخص کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں
دیا جائے گا۔

فَسَوۡفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيۡرًا ۸

۸۔ تو عنقریب اس سے آسان سا حساب لیا جائے گا۔

وَّيَنۡقَلِبُ اِلٰٓى اَهۡلِهٖ مَسۡرُوۡرًا ۹

۹۔ اور وہ اپنے اہلِ خانہ کیطرف مسرور وشاداں پلٹے گا۔

وَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ
ظَهۡرِهٖ ۱۰

۱۰۔ اور البتہ وہ شخص جس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے
پیچھے سے دیا جائے گا۔

فَسَوۡفَ يَدۡعُوۡا ثُبُوۡرًا ۱۱

۱۱۔ تو وہ عنقریب موت کو پکارے گا۔

وَّيَصۡلٰى سَعِيۡرًا ۱۲

۱۲۔ اور وہ دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔

اِنَّهٗ كَانَ فِىۡۤ اَهۡلِهٖ مَسۡرُوۡرًا ۱۳

۱۳۔ بیشک وہ (دنیا میں) اپنے اہلِ خانہ میں خوش وخرم
رہتا تھا۔

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنۡ لَّنۡ يَّحُوۡرَ ۱۴

۱۴۔ بیشک اس نے یہ گمان کر لیا تھا کہ وہ حساب کے
لئے (اللہ کے پاس) ہرگز لوٹ کر نہ جائے گا۔

بَلٰٓى ۛ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيۡرًا ۱۵

۱۵۔ کیوں نہیں! بیشک اسکا رب اسکو خوب دیکھنے والا ہے۔

فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالشَّفَقِ ۱۶

۱۶۔ سو مجھے قسم ہے شفق (یعنی شام کی سرخی یا اس کے
بعد کے اُجالے) کی۔

وَالَّيۡلِ وَمَا وَسَقَ ۱۷

۱۷۔ اور رات کی اور ان چیزوں کی جنہیں وہ (اپنے
دامن میں) سمیٹ لیتی ہے۔

وَالۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۱۸

۱۸۔ اور چاند کی جب وہ پورا دکھائی دیتا ہے۔

لَتَرۡكَبُنَّ طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ ۱۹

۱۹۔ تم یقیناً طبق در طبق ضرور سواری کرتے ہوئے جاؤ گے۔

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲۰

۲۰۔ تو انہیں کیا ہو گیا ہے کہ (قرآنی پیشین گوئی کی صداقت دیکھ کر بھی) ایمان نہیں لاتے؟

وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝۲۱

۲۱۔ اور جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو (اللہ کے حضور) سجدہ ریز نہیں ہوتے۔

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝۲۲

۲۲۔ بلکہ کافر لوگ (اسے مزید) جھٹلا رہے ہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝۲۳

۲۳۔ اور اللہ (کفر و عداوت کے اس سامان کو) خوب جانتا ہے جو وہ جمع کر رہے ہیں۔

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۲۴

۲۴۔ سو آپ انہیں دردناک عذاب کی بشارت دیدیں۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۲۵

۲۵۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں ان کے لئے غیر منقطع (دائمی) ثواب ہے۔

اٰیاتها ۲۲ — ۸۵ سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ ۲۷ — رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝۱

۱۔ برجوں (یعنی کہکشاؤں) والے آسمان کی قَسم۔

وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝۲

۲۔ اور اس دن کی قَسم جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝۳

۳۔ جو (اس دن) حاضر ہوگا اس کی قَسم اور جو کچھ حاضر کیا جائے گا اس کی قَسم۔

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝۴

۴۔ خندقوں والے (لوگ) ہلاک کر دیے گئے۔

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝۵

۵۔ (یعنی) اس بھڑکتی آگ (والے) جو بڑے ایندھن سے (جلائی گئی) تھی۔

اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝۶

۶۔ جب وہ اس کے کناروں پر بیٹھے تھے۔

وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

۷۔ اور وہ خود گواہ ہیں جو کچھ وہ اہلِ ایمان کیساتھ کر رہے

شُهُوْدٌ ؕ ﴿۷﴾

تھے (یعنی انہیں آگ میں پھینک پھینک کر جلا رہے تھے)۔

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ ﴿۸﴾

۸۔ اور انہیں ان (مومنوں) کی طرف سے اور کچھ (بھی) ناگوار نہ تھا سوائے اس کے کہ وہ اللہ پر ایمان لے آئے تھے جو غالب (اور) لائقِ حمد و ثنا ہے۔

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؕ ﴿۹﴾

۹۔ جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی (ساری) بادشاہت ہے، اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ؕ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ بیشک جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اذیت دی پھر توبہ (بھی) نہ کی تو ان کے لئے عذابِ جہنم ہے اور ان کے لئے (بالخصوص) آگ میں جلنے کا عذاب ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ۬ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ؕ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے جنتیں ہیں جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں، یہی بڑی کامیابی ہے۔

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ؕ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ بیشک آپ کے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَ يُعِيْدُ ۚ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ بیشک وہی پہلی بار پیدا فرماتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا فرمائے گا۔

وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۙ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور وہ بڑا بخشنے والا بہت محبت فرمانے والا ہے۔

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۙ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ مالکِ عرش (یعنی پوری کائنات کے تختِ اقتدار کا مالک) بڑی شان والا ہے۔

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ؕ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ وہ جو بھی ارادہ فرماتا ہے (اسے) خوب کر دینے والا ہے۔

هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ الۡجُنُوۡدِ ۙ﴿۱۷﴾

۱۷۔ کیا آپ کے پاس لشکروں کی خبر پہنچی ہے؟

فِرۡعَوۡنَ وَ ثَمُوۡدَ ﴿ؕ۱۸﴾

۱۸۔ فرعون اور ثمود (کے لشکروں) کی۔

بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فِىۡ تَكۡذِيۡبٍ ۙ﴿۱۹﴾

۱۹۔ بلکہ ایسے کافر (ہمیشہ حق کو) جھٹلانے میں (ہی کوشاں رہتے) ہیں۔

وَّاللّٰهُ مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ مُّحِيۡطٌ ۚ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور اللہ اُن کے گرد و پیش سے (انہیں) گھیرے ہوئے ہے۔

بَلۡ هُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِيۡدٌ ۙ﴿۲۱﴾

۲۱۔ بلکہ یہ بڑی عظمت والا قرآن ہے۔

فِىۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ﴿٪۲۲﴾

۲۲۔ (جو) لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے۔

اٰیاتھا ۱۷ ۸۶ سُوۡرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ ۳۶ رکوعھا ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾

۱۔ آسمان (کی فضائے بسیط اور خلائے عظیم) کی قَسم اور رات کو (نظر) آنے والے کی قَسم۔

وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾

۲۔ اور آپکو کیا معلوم کہ رات کو (نظر) آنے والا کیا ہے؟

النَّجۡمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾

۳۔ (اس سے مراد) ہر وہ آسمانی کرّہ ہے (خواہ وہ ستارہ ہو یا سیارہ یا اَجرامِ سماوی کا کوئی اور کرّہ) جو چمک کر (فضا کو) روشن کر دیتا ہے۔☆

اِنۡ كُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَيۡهَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾

۴۔ کوئی شخص ایسا نہیں جس پر ایک نگہبان (مقرر) نہیں ہے۔

فَلۡيَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۵﴾

۵۔ پس انسان کو غور (و تحقیق) کرنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔

☆ (النجم الثاقب سے مراد ذاتِ محمد مصطفیٰ ﷺ بھی ہے، جس نے سراجاً منیراً کی شان کے ساتھ آسمانِ رسالت پر چمک کر ظلمت بھری کائنات کو نورِ ایمان سے روشن کر دیا ہے۔) (الشفاء)

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ ﴿٦﴾

۶۔ وہ قوت سے اچھلنے والے پانی (یعنی قوی اور متحرک مادۂ تولید) میں سے پیدا کیا گیا ہے۔

يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآئِبِ ؕ ﴿٧﴾

۷۔ جو پیٹھ اور کولہے کی ہڈیوں کے درمیان (پیڑو کے حلقہ میں) سے گزر کر باہر نکلتا ہے۔

اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ ﴿٨﴾

۸۔ بیشک وہ اس (زندگی) کو پھر واپس لانے پر بھی قادر ہے۔

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۙ ﴿٩﴾

9۔ جس دن سب راز ظاہر کر دیے جائیں گے۔

فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؕ ﴿١٠﴾

۱۰۔ پھر انسان کے پاس نہ (خود) کوئی قوت ہوگی اور نہ کوئی (اس کا) مددگار ہوگا۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ ﴿١١﴾

۱۱۔ اس آسمانی کائنات کی قَسم جو پھر اپنی ابتدائی حالت میں پلٹ جانے والی ہے۔

وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ ﴿١٢﴾

۱۲۔ اس زمین کی قَسم جو پھٹ (کر ریزہ ریزہ ہو) جانے والی ہے۔

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ ﴿١٣﴾

۱۳۔ بیشک یہ فیصلہ کن (قطعی) فرمان ہے۔

وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ؕ ﴿١٤﴾

۱۴۔ اور یہ ہنسی کی بات نہیں ہے۔

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۙ ﴿١٥﴾

۱۵۔ بیشک وہ (کافر) پُرفریب تدبیروں میں لگے ہوئے ہیں۔

وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۚ ﴿١٦﴾

۱۶۔ اور میں اپنی تدبیر فرما رہا ہوں۔

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۧ ﴿١٧﴾

۱۷۔ پس آپ کافروں کو (ذرا) مہلت دے دیجئے، (زیادہ نہیں بس) انہیں تھوڑی سی ڈھیل (اور) دے دیجئے۔

ایاتها ۱۹ ۸۷ سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ ۸ رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ ﴿١﴾

۱۔ اپنے رب کے نام کی تسبیح کریں جو سب سے بلند ہے۔

الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی ۪ۙ ﴿۲﴾

۲۔ جس نے (کائنات کی ہر چیز کو) پیدا کیا پھر اسے (جملہ تقاضوں کی تکمیل کے ساتھ) درست توازن دیا۔

وَ الَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی ۪ۙ ﴿۳﴾

۳۔ اور جس نے (ہر ہر چیز کے لئے) قانون مقرر کیا پھر (اسے اپنے اپنے نظام کے مطابق رہنے اور چلنے کا) راستہ بتایا۔

وَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ۪ۙ ﴿۴﴾

۴۔ اور جس نے (زمین سے) چارہ نکالا۔

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی ؕ ﴿۵﴾

۵۔ پھر اسے سیاہی مائل خشک کر دیا۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤی ۙ ﴿۶﴾

۶۔ (اے حبیبِ مکرّم!) ہم آپ کو خود (ایسا) پڑھائیں گے کہ آپ (کبھی) نہیں بھولیں گے۔

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَ مَا یَخْفٰی ؕ ﴿۷﴾

۷۔ مگر جو اللہ چاہے، بیشک وہ جہر اور خفی (یعنی ظاہر و پوشیدہ اور بلند و آہستہ) سب باتوں کو جانتا ہے۔

وَ نُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰی ۚۖ ﴿۸﴾

۸۔ اور ہم آپ کو اس آسان (شریعت پر عمل پیرا ہونے) کیلئے (بھی) سہولت فراہم فرمائیں گے۔

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰی ؕ ﴿۹﴾

۹۔ پس آپ نصیحت فرماتے رہیے بشرطیکہ نصیحت (سننے والوں کو) فائدہ دے۔

سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰی ۙ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ البتہ وہی نصیحت قبول کرے گا جو اللہ سے ڈرتا ہوگا۔

وَ یَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَی ۙ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور بد بخت اس (نصیحت) سے پہلوتہی کرے گا۔

الَّذِیْ یَصْلَی النَّارَ الْكُبْرٰی ۚ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ جو (قیامت کے دن) سب سے بڑی آگ میں داخل ہوگا۔

ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَ لَا یَحْیٰی ؕ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ پھر وہ اس میں نہ مرے گا اور نہ جیئے گا۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰی ۙ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ بیشک وہی بامراد ہوا جو (نفس کی آفتوں اور گناہ کی آلودگیوں سے) پاک ہوگیا۔

وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی ؕ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور وہ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا اور (کثرت و پابندی سے) نماز پڑھتا رہا۔

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾

١٦۔ بلکہ تم (اللہ کی طرف رجوع کرنے کی بجائے) دنیاوی زندگی (کی لذتوں) کو اختیار کرتے ہو۔

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٧﴾

١٧۔ حالانکہ آخرت (کی لذت و راحت) بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔

اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٨﴾

١٨۔ بیشک یہ (تعلیم) اگلے صحیفوں میں (بھی مذکور) ہے۔

صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿١٩﴾

١٩۔ (جو) ابراہیم اور موسیٰ (علیہما السلام) کے صحائف ہیں۔

اٰیاتها ٢٦ — ٨٨ سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ ٦٨ — رکوعها ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿١﴾

١۔ کیا آپ کو (ہر چیز پر) چھا جانے والی قیامت کی خبر پہنچی ہے۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾

٢۔ اس دن کتنے ہی چہرے ذلیل و خوار ہوں گے۔

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿٣﴾

٣۔ (اللہ کو بھول کر دنیاوی) محنت کرنے والے (چند روزہ عیش و آرام کی خاطر سخت) مشقتیں جھیلنے والے۔

تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾

٤۔ دہکتی ہوئی آگ میں جا گریں گے۔

تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿٥﴾

٥۔ (انہیں) کھولتے ہوئے چشمہ سے (پانی) پلایا جائیگا۔

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿٦﴾

٦۔ ان کے لئے خار دار خشک زہریلی جھاڑیوں کے سوا کچھ کھانا نہ ہوگا۔

لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ﴿٧﴾

٧۔ (یہ کھانا) نہ فربہ کریگا اور نہ بھوک ہی دور کرے گا۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾

٨۔ (اس کے برعکس) اس دن بہت سے چہرے (حسین) بارونق اور تر و تازہ ہوں گے۔

لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾

٩۔ اپنی (نیک) کاوشوں کے باعث خوش و خرم ہونگے۔

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾

١٠۔ عالی شان جنت میں (قیام پذیر) ہوں گے۔

لَا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةً ؕ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اس میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے (جیسے اہلِ باطل ان سے دنیا میں کیا کرتے تھے)۔

فِیْهَا عَیْنٌ جَارِیَةٌ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اس میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے۔

فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۙ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اس میں اونچے (بچھے ہوئے) تخت ہوں گے۔

وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۙ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور جام (بڑے قرینے سے) رکھے ہوئے ہونگے۔

وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۙ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور غالیچے اور گاؤ تکیے قطار در قطار لگے ہوں گے۔

وَّ زَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌ ؕ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اور نرم و نفیس قالین اور مسندیں بچھی ہوں گی۔

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾ وقفة

۱۷۔ (منکرین تعجب کرتے ہیں کہ جنت میں یہ سب کچھ کیسے بن جائے گا تو) کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح (عجیب ساخت پر) بنایا گیا ہے؟

وَ اِلَی السَّمَآءِ كَیْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وقفة

۱۸۔ اور آسمان کی طرف (نگاہ نہیں کرتے) کہ وہ کیسے (عظیم وسعتوں کے ساتھ) اٹھایا گیا ہے؟

وَ اِلَی الْجِبَالِ كَیْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾ وقفة

۱۹۔ اور پہاڑوں کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کس طرح (زمین سے ابھار کر) کھڑے کئے گئے ہیں؟

وَ اِلَی الْاَرْضِ كَیْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾ وقفة

۲۰۔ اور زمین کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کس طرح (گولائی کے باوجود) بچھائی گئی ہے؟

فَذَكِّرْ ۟ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ؕ﴿۲۱﴾

۲۱۔ پس آپ نصیحت فرماتے رہئے، آپ تو نصیحت ہی فرمانے والے ہیں۔

لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ ۙ﴿۲۲﴾

۲۲۔ آپ ان پر جابر و قاہر (کے طور پر) مسلّط نہیں ہیں۔

اِلَّا مَنْ تَوَلّٰی وَ كَفَرَ ۙ﴿۲۳﴾

۲۳۔ مگر جو رُوگردانی کرے اور کفر کرے۔

فَیُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ؕ﴿۲۴﴾

۲۴۔ تو اسے اللہ سب سے بڑا عذاب دے گا۔

اِنَّ اِلَیْنَاۤ اِیَابَهُمْ ۙ﴿۲۵﴾

۲۵۔ بیشک (بالآخر) ہماری ہی طرف ان کا پلٹنا ہے۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾ ع

۲۶۔ پھر یقیناً ہمارے ہی ذمہ ان کا حساب (لینا) ہے۔

ایاتها ۳۰ | ۸۹ سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ ۱۰ | رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

وَالْفَجْرِ ﴿۱﴾

۱۔ اس صبح کی قسم (جس سے ظلمتِ شب چھٹ گئی)۔[۱]

وَلَیَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾

۲۔ اور دس (مبارک) راتوں کی قسم۔[۲]

وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿۳﴾

۳۔ اور جفت کی قسم اور طاق کی قسم۔[۳]

وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ ﴿۴﴾

۴۔ اور رات کی قسم جب گزر چلے (مراد ہر شب ہے یا بطورِ خاص شبِ مزدلفہ یا شبِ قدر)۔

هَلْ فِیْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ ﴿۵﴾

۵۔ بیشک ان میں عقلمند کے لئے بڑی قسم ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿۶﴾

۶۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے (قومِ) عاد کے ساتھ کیسا (سلوک) کیا؟

اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿۷﴾

۷۔ (جو اہلِ) اِرم تھے (اور) بڑے بڑے ستونوں (کی طرح دراز قد اور اونچے محلات) والے تھے۔

الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ ﴿۸﴾

۸۔ جن کا مثل (دنیا کے) ملکوں میں (کوئی بھی) پیدا نہیں کیا گیا۔

---

[۱] (مراد ہر روز کی صبح یا نمازِ فجر ہے یا بطورِ خاص ماہ ذی الحجہ کی پہلی صبح یا یکم محرم کی صبح ہے یا عید الاضحیٰ کی صبح۔ اس سے مراد سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ گرامی بھی ہے جن کی بعثت سے شبِ ظلمت کا خاتمہ ہوا اور صبحِ ایمان پھوٹی)

[۲] (مراد ماہِ رمضان کے آخری عشرہ کی راتیں یا پہلے عشرہ محرّم کی راتیں ہیں یا اوّل عشرہ ذی الحجہ کی راتیں ہیں جو برکات و درجات سے معمور ہیں۔)

[۳] جفت (جوڑا) سے مراد کل مخلوق ہے جو جوڑوں کی صورت میں پیدا کی گئی ہے، اور طاق (فرد و تنہا) سے مراد خالق ہے جو وحدہٗ لاشریک ہے۔ یا شفع یومِ نحر (قربانی) اور وتر یومِ عرفہ (حج) ہے، یا شفع سے مراد دنیا کے شب و روز ہیں اور وتر سے مراد یومِ قیامت ہے جس کی کوئی شب نہ ہوگی۔ یا شفع سے مراد سال بھر کی عام جفت راتیں ہیں اور وتر سے مراد سال بھر کی برکت والی طاق راتیں ہیں، مثلاً شبِ معراج، شبِ برأت اور شبِ قدر وغیرہ جو پے در پے رجب، شعبان اور رمضان میں آتی ہیں۔ یا شفع سے مراد حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء علیہا السلام کا پہلا جوڑا ہے اور وتر سے مراد تنہا حضرت آدم علیہ السلام، جن سے تخلیقِ انسانیت کی ابتداء ہوئی۔)

وَ ثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ
بِالْوَادِ ﴿٩﴾

٩۔ اور ثمود (کے ساتھ کیا سلوک ہوا) جنہوں نے وادیٔ (قریٰ) میں چٹانوں کو کاٹ (کر پتھروں سے سینکڑوں شہروں کو تعمیر کر) ڈالا تھا۔

وَ فِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ﴿١٠﴾

١٠۔ اور فرعون (کا کیا حشر ہوا) جو بڑے لشکروں والا (یا لوگوں کو میخوں سے سزا دینے والا) تھا۔

الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾

١١۔ (یہ) وہ لوگ (تھے) جنہوں نے (اپنے اپنے) ملکوں میں سرکشی کی تھی۔

فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾

١٢۔ پھر ان میں بڑی فساد انگیزی کی تھی۔

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿١٣﴾

١٣۔ تو آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾

١٤۔ بیشک آپ کا رب (سرکشوں اور نافرمانوں کی) خوب تاک میں ہے۔

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ
فَاَكْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ
اَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾

١٥۔ مگر انسان (ایسا ہے) کہ جب اس کا رب اسے (راحت و آسائش دے کر) آزماتا ہے اور اسے عزت سے نوازتا ہے اور اسے نعمتیں بخشتا ہے تو وہ کہتا ہے: میرے رب نے مجھ پر کرم فرمایا۔

وَ اَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ
رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ﴿١٦﴾

١٦۔ لیکن جب وہ اسے (تکلیف و مصیبت دے کر) آزماتا ہے اور اس پر اس کا رزق تنگ کرتا ہے تو وہ کہتا ہے: میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿١٧﴾

١٧۔ یہ بات نہیں بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ عزت اور مال و دولت کے ملنے پر) تم یتیموں کی قدر و اِکرام نہیں کرتے۔

وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿١٨﴾

١٨۔ اور نہ ہی تم مسکینوں (یعنی غریبوں اور محتاجوں) کو کھانا کھلانے کی (معاشرے میں) ایک دوسرے کو ترغیب دیتے ہو۔

وَ تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾

١٩۔ اور وراثت کا سارا مال سمیٹ کر (خود ہی) کھا جاتے ہو (اس میں سے افلاس زدہ لوگوں کا حق نہیں نکالتے)۔

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۟ؕ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور تم مال و دولت سے حد درجہ محبت رکھتے ہو۔

كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۟ۙ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ یقیناً جب زمین پاش پاش کر کے ریزہ ریزہ کر دی جائے گی۔

وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۟ۚ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور آپ کا رب جلوہ فرما ہوگا اور فرشتے قطار در قطار (اس کے حضور) حاضر ہوں گے۔

وَجِایْٓءَ یَوْمَىِٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ۬ یَوْمَىِٕذٍ
یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ
الذِّكْرٰى ۟ؕ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور اس دن دوزخ پیش کی جائے گی، اس دن انسان کو سمجھ آجائے گی مگر (اب) اسے نصیحت کہاں (فائدہ مند) ہوگی۔

یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ۟ۚ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ وہ کہے گا: اے کاش! میں نے اپنی (اس اصل) زندگی کے لئے (کچھ) آگے بھیج دیا ہوتا (جو آج میرے کام آتا)۔

فَیَوْمَىِٕذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ
اَحَدٌ ۟ۙ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ سو اس دن نہ اس کے عذاب کی طرح کوئی عذاب دے سکے گا۔

وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ۟ؕ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور نہ اس کے جکڑنے کی طرح کوئی جکڑ سکے گا۔

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ ۟ۗ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اے اطمینان پا جانے والے نفس!

ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً
مَّرْضِیَّةً ۟ۚ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ تو اپنے رب کی طرف اس حال میں لوٹ آ کہ تو اس کی رضا کا طالب بھی ہو اور اس کی رضا کا مطلوب بھی (گویا اس کی رضا تیری مطلوب ہو اور تیری رضا اس کی مطلوب)۔

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۟ۙ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ پس تو میرے (کامل) بندوں میں شامل ہو جا۔

وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۟۠ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اور میری جنتِ (قربت و دیدار) میں داخل ہو جا۔

ایاتہا ۲۰ — ۹۰ سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ ۳۵ — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾

۱۔ میں اس شہر (مکہ) کی قَسم کھاتا ہوں۔

وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾

۲۔ (اے حبیبِ مکرّم!) اس لئے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں۔۱

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ﴿۳﴾

۳۔ (اے حبیبِ مکرّم! آپ کے) والد (آدم یا ابراہیم علیہما السلام) کی قَسم اور (ان کی) قَسم جن کی ولادت ہوئی۔۲

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۭ﴿۴﴾

۴۔ بیشک ہم نے انسان کو مشقت میں (مبتلا رہنے والا) پیدا کیا ہے۔

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۘ﴿۵﴾

۵۔ کیا وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اس پر ہرگز کوئی بھی قابو نہ پا سکے گا؟

يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۭ﴿۶﴾

۶۔ وہ (بڑے فخر سے) کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال خرچ کیا ہے۔

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۭ﴿۷﴾

۷۔ کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اسے (یہ فضول خرچیاں کرتے ہوئے) کسی نے نہیں دیکھا۔

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ﴿۸﴾

۸۔ کیا ہم نے اس کے لئے دو آنکھیں نہیں بنائیں؟

وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ﴿۹﴾

۹۔ اور (اسے) ایک زبان اور دو ہونٹ (نہیں دیئے)؟

وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور ہم نے اسے (خیر و شر کے) دو نمایاں راستے (بھی) دکھا دیئے۔

---

۱ یہ ترجمہ ''لا زائدہ'' کے اعتبار سے ہے۔ ''لا'' نفی صحیح'' کے لئے ہو تو ترجمہ یوں ہوگا: میں (اس وقت) اس شہر کی قَسم نہیں کھاؤں گا (اے حبیب!) جب آپ اس شہر سے رخصت ہو جائیں گے۔

۲ (یعنی آدم علیہ السلام کی ذرّیتِ صالحہ یا آپ ہی کی ذاتِ گرامی جن کے باعث یہ شہرِ مکہ بھی لائقِ قَسم ٹھہرا ہے۔)

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ وہ تو (دینِ حق اور عملِ خیر کی) دشوار گزار گھاٹی میں داخل ہی نہیں ہوا۔

وَمَا أَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور آپ کیا سمجھے ہیں کہ وہ (دینِ حق کے مجاہدہ کی) گھاٹی کیا ہے۔

فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ وہ (غلامی و محکومی کی زندگی سے) کسی گردن کا آزاد کرانا ہے۔

أَوْ إِطْعٰمٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ یا بھوک والے دن (یعنی قحط و افلاس کے دور میں غریبوں اور محروم المعیشت لوگوں کو) کھانا کھلانا ہے (یعنی ان کے معاشی تعطل اور ابتلاء کو ختم کرنے کی جدوجہد کرنا ہے)۔

يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ قرابت دار یتیم کو۔

أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ یا شدید غربت کے مارے ہوئے محتاج کو جو محض خاک نشین (اور بے گھر) ہے۔

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ پھر (شرط یہ ہے کہ ایسی جدّ و جہد کرنے والا) وہ شخص ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لائے ہیں اور ایک دوسرے کو صبر و تحمل کی نصیحت کرتے ہیں اور باہم رحمت و شفقت کی تاکید کرتے ہیں۔

أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ یہی لوگ دائیں طرف والے (یعنی اہلِ سعادت و مغفرت) ہیں۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِاٰيٰتِنَا هُمْ أَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا وہ بائیں طرف والے ہیں (یعنی اہلِ شقاوت و عذاب) ہیں۔

عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ ان پر (ہر طرف سے) بند کی ہوئی آگ (چھائی) ہوگی۔

ایاتها ۱۵ | ۹۱ سُوْرَۃُ الشَّمْسِ مَکِّیَّۃٌ ۲۶ | رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝۱

۱۔ سورج کی قَسم اور اس کی روشنی کی قَسم۔

وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝۲

۲۔ اور چاند کی قَسم جب وہ سورج کی پیروی کرے (یعنی اس کی روشنی سے چمکے)۔

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۝۳

۳۔ اور دن کی قَسم جب وہ سورج کو ظاہر کرے (یعنی اسے روشن دکھائے)۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝۴

۴۔ اور رات کی قَسم جب وہ سورج کو (زمین کی ایک سمت سے) ڈھانپ لے۔

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝۵

۵۔ اور آسمان کی قَسم اور اس (قوت) کی قَسم جس نے اسے (اذنِ الٰہی سے ایک وسیع کائنات کی شکل میں) تعمیر کیا۔

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝۶

۶۔ اور زمین کی قَسم اور اس (قوت) کی قَسم جو اسے (امرِ الٰہی سے سورج سے کھینچ دور) لے گئی۔

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝۷

۷۔ اور انسانی جان کی قَسم اور اسے ہمہ پہلو توازن و درستگی دینے والے کی قَسم۔

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝۸

۸۔ پھر اس نے اسے اس کی بدکاری اور پرہیزگاری (کی تمیز) سمجھا دی۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝۹

۹۔ بیشک وہ شخص فلاح پا گیا جس نے اس (نفس) کو (رذائل سے) پاک کر لیا (اور اس میں نیکی کی نشوونما کی)۔

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝۱۰

۱۰۔ اور بیشک وہ شخص نامراد ہو گیا جس نے اسے (گناہوں میں) ملوث کر لیا (اور نیکی کو دبا دیا)۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝۱۱

۱۱۔ ثمود نے اپنی سرکشی کے باعث (اپنے پیغمبر صالح علیہ السلام کو) جھٹلایا۔

إِذِ انۢبَعَثَ أَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾

۱۲۔ جبکہ ان میں سے ایک بڑا بد بخت اٹھا۔

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾

۱۳۔ ان سے اللہ کے رسول نے فرمایا: اللہ کی (اس) اونٹنی اور اس کو پانی پلانے (کے دن) کی حفاظت کرنا۔

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾

۱۴۔ تو انہوں نے اس (رسول) کو جھٹلا دیا، پھر اس (اونٹنی) کی کونچیں کاٹ ڈالیں تو انکے رب نے ان کے گناہ کی وجہ سے ان پر ہلاکت نازل کر دی، پھر (پوری) بستی کو (تباہ کر کے عذاب میں سب کو) برابر کر دیا۔

وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور اللہ کو اس (ہلاکت) کے انجام کا کوئی خوف نہیں ہوتا۔

اٰیاتها ۲۱ ۹۲ سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ ۹ رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ﴿۱﴾

۱۔ رات کی قَسم جب وہ چھا جائے (اور ہر چیز کو اپنی تاریکی میں چھپالے)۔

وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى ﴿۲﴾

۲۔ اور دن کی قَسم جب وہ چمک اٹھے۔

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى ﴿۳﴾

۳۔ اور اس ذات کی (قَسم) جس نے (ہر چیز میں) نَر اور مادہ کو پیدا فرمایا۔

إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ﴿۴﴾

۴۔ بیشک تمہاری کوشش مختلف (اور جداگانہ) ہے۔

فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى ﴿۵﴾

۵۔ پس جس نے (اپنا مال اللہ کی راہ میں) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی۔

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴿۶﴾

۶۔ اور اس نے (انفاق و تقویٰ کے ذریعے) اچھائی (یعنی دینِ حق اور آخرت) کی تصدیق کی۔

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ﴿۷﴾

۷۔ تو ہم عنقریب اسے آسانی (یعنی رضائے الٰہی) کے لئے سہولت فراہم کر دیں گے۔

وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ﴿۸﴾

۸۔ اور جس نے بخل کیا اور (راہِ حق میں مال خرچ کرنے سے) بے پروا رہا۔

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿۹﴾

۹۔ اور اس نے (یوں) اچھائی (یعنی دینِ حق اور آخرت) کو جھٹلایا۔

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿۱۰﴾

۱۰۔ تو ہم عنقریب اسے سختی (یعنی عذاب کی طرف بڑھنے) کے لئے سہولت فراہم کر دیں گے (تاکہ وہ تیزی سے مستحقِ عذاب ٹھہرے)۔

وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا
تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور اس کا مال اس کے کسی کام نہیں آئے گا جب وہ ہلاکت (کے گڑھے) میں گرے گا۔

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾

۱۲۔ بیشک راہِ (حق) دکھانا ہمارے ذمہ ہے۔

وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور بیشک ہم ہی آخرت اور دنیا کے مالک ہیں۔

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾

۱۴۔ سو میں نے تمہیں (دوزخ کی) آگ سے ڈرا دیا ہے جو بھڑک رہی ہے۔

لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾

۱۵۔ جسمیں انتہائی بد بخت کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا۔

الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۶﴾

۱۶۔ جس نے (دینِ حق کو) جھٹلایا اور (رسول کی اطاعت سے) منہ پھیر لیا۔

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور اس (آگ) سے اس بڑے پرہیزگار شخص کو بچا لیا جائے گا۔

الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾

۱۸۔ جو اپنا مال (اللہ کی راہ میں) دیتا ہے کہ (اپنے جان و مال کی) پاکیزگی حاصل کرے۔

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ
تُجْزٰٓى ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو۔

اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾

۲۰۔ مگر (وہ) صرف اپنے ربِ عظیم کی رضا جوئی کے لئے (مال خرچ کر رہا ہے)۔

وَلَسَوۡفَ يَرۡضٰى ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور عنقریب وہ (اللہ کی عطا سے اور اللہ اس کی وفا سے) راضی ہو جائے گا۔

ایاتھا ۱۱ ۹۳ سُوۡرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ ۱۱ رکوعھا ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

وَالضُّحٰى ﴿۱﴾

۱۔ قَسم ہے چاشت کے وقت کی (جب آفتاب بلند ہو کر اپنا نور پھیلاتا ہے)۔

یا

(اے حبیبِ مکرّم!) قَسم ہے چاشت (کی طرح آپ کے چہرۂ انور) کی (جس کی تابانی نے تاریک روحوں کو روشن کر دیا۔)

یا

قَسم ہے وقتِ چاشت (کی طرح آپ کے آفتابِ رسالت کے بلند ہونے) کی (جس کے نور نے گمراہی کے اندھیروں کو اجالے سے بدل دیا۔)

وَالَّيۡلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾

۲۔ اور قَسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے۔

یا

(اے حبیبِ مکرّم!) قَسم ہے سیاہ رات کی (طرح آپ کی زلفِ عنبریں کی) جب وہ (آپ کے رُخِ زیبا یا شانوں پر) چھا جائے۔

یا

قَسم ہے رات کی (طرح آپ کے حجابِ ذات کی) جب کہ وہ (آپ کے نورِ حقیقت کو کئی پردوں میں) چھپائے ہوئے ہے۔

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿۳﴾
۳۔ آپ کے رب نے (جب سے آپ کو منتخب فرمایا ہے) آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی (جب سے آپ کو محبوب بنایا ہے) ناراض ہوا ہے۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾
۴۔ اور بیشک (ہر) بعد کی گھڑی آپ کے لئے پہلی سے بہتر (یعنی باعثِ عظمت و رفعت) ہے۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾
۵۔ اور آپ کا رب عنقریب آپ کو (اتنا کچھ) عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿۶﴾
۶۔ (اے حبیب!) کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر اس نے (آپ کو معزز و مکرم) ٹھکانا دیا۔
(یا۔ کیا اس نے آپ کو (مہربان) نہیں پایا پھر اس نے (آپ کے ذریعے) یتیموں کو ٹھکانا دیا۔) [۱]

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿۷﴾
۷۔ اور اس نے آپ کو اپنی محبت میں خود رفتہ و گم پایا تو اس نے مقصود تک پہنچا دیا۔
(یا۔ اور اس نے آپ کو بھٹکی ہوئی قوم کے درمیان (رہنمائی فرمانے والا) پایا تو اس نے (انہیں آپ کے ذریعے) ہدایت دے دی۔) [۲]

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿۸﴾
۸۔ اور اس نے آپ کو (وصالِ حق کا) حاجت مند پایا تو اس نے (اپنی لذتِ دید سے نواز کر ہمیشہ کے لئے ہر طلب سے) بے نیاز کر دیا۔
(یا۔ اور اس نے آپ کو (جوّاد و کریم) پایا تو اس نے (آپ کے ذریعے) محتاجوں کو غنی کر دیا۔) [۳]

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾
۹۔ سو آپ بھی کسی یتیم پر سختی نہ فرمائیں۔

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾
۱۰۔ اور (اپنے در کے) کسی منگتے کو نہ جھڑکیں۔

۱، ۲، ۳ : ان تینوں تراجم میں یتیماً، ضالاً اور عائلًا کو بالترتیب فاٰوٰی، فَهَدٰی اور فَاَغْنٰی کا مفعولِ مقدم قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: التفسیر الکبیر، القرطبی، البحر المحیط، روح البیان، الشفاء اور شرح خفاجی)

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾
۱۱۔ اور اپنے رب کی نعمتوں کا (خوب) تذکرہ کریں۔

اٰیاتہا ۸ ۔ ۹۴ سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ ۱۲ ۔ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾
۱۔ کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (انوارِ علم و حکمت اور معرفت کے لئے) کشادہ نہیں فرما دیا۔

وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾
۲۔ اور ہم نے آپ کا (غمِ امت کا وہ) بار آپ سے اتار دیا۔

الَّذِيْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾
۳۔ جو آپ کی پشتِ (مبارک) پر گراں ہو رہا تھا۔

وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾
۴۔ اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿۵﴾
۵۔ سو بیشک ہر دشواری کے ساتھ آسانی (آتی) ہے۔

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿۶﴾
۶۔ یقیناً (اس) دشواری کے ساتھ آسانی (بھی) ہے۔

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿۷﴾
۷۔ پس جب آپ (تعلیمِ امت، تبلیغ و جہاد اور ادائیگیِ فرائض سے) فارغ ہوں تو (ذکر و عبادت میں) محنت فرمایا کریں۔

وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾
۸۔ اور اپنے رب کی طرف راغب ہو جایا کریں۔

اٰیاتہا ۸ ۔ ۹۵ سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ ۲۸ ۔ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

وَ التِّيْنِ وَ الزَّيْتُوْنِ ﴿۱﴾
۱۔ انجیر کی قَسم اور زیتون کی قَسم۔

وَ طُوْرِ سِيْنِيْنَ ﴿۲﴾
۲۔ اور سینا کے (پہاڑ) طور کی قَسم۔

وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾ ۳۔ اور اس امن والے شہر (مکہ) کی قسم۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۡ﴿۴﴾ ۴۔ بیشک ہم نے انسان کو بہترین (اعتدال اور توازن والی) ساخت میں پیدا فرمایا ہے۔

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ﴿۵﴾ ۵۔ پھر ہم نے اسے پست سے پست تر حالت میں لوٹا دیا۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ؕ﴿۶﴾ ۶۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو ان کیلئے ختم نہ ہونے والا (دائمی) اجر ہے۔

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ؕ﴿۷﴾ ۷۔ پھر اس کے بعد کون ہے جو آپ کو دین (یا قیامت اور جزا و سزا) کے بارے میں جھٹلاتا ہے۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۧ﴿۸﴾ ۸۔ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟

اٰیاتھا ۱۹ ۔ ۹۶ سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ ۱ ۔ رکوعھا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ ۱۔ (اے حبیب!) اپنے رب کے نام سے (آغاز کرتے ہوئے) پڑھیے جس نے (ہر چیز کو) پیدا فرمایا۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ ۲۔ اس نے انسان کو (رحمِ مادر میں) جونک کی طرح معلق وجود سے پیدا کیا۔

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾ ۳۔ پڑھیئے اور آپ کا رب بڑا ہی کریم ہے۔

الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ ۴۔ جس نے قلم کے ذریعے (لکھنے پڑھنے کا) علم سکھایا۔

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾ ۵۔ جس نے انسان کو (اس کے علاوہ بھی) وہ (کچھ) سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔☆

☆ (یا۔ جس نے (سب سے بلند رتبہ) انسان (محمد مصطفیٰ ﷺ) کو (بغیر ذریعہ قلم کے) وہ سارا علم عطا فرما دیا جو وہ پہلے نہ جانتے تھے۔)

كَلَّآ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ﴿۶﴾

۶۔ (مگر) حقیقت یہ ہے کہ (نافرمان) انسان سرکشی کرتا ہے۔

أَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ﴿۷﴾

۷۔ اس بنا پر کہ وہ اپنے آپ کو (دنیا میں ظاہراً) بے نیاز دیکھتا ہے۔

إِنَّ إِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ﴿۸﴾

۸۔ بیشک (ہر انسان کو) آپکے رب ہی کیطرف لوٹنا ہے۔

أَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ﴿۹﴾

۹۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے۔

عَبْدًا إِذَا صَلّٰى ﴿۱۰﴾

۱۰۔ (اللہ کے) بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ (یا۔ (اللہ کے محبوب و برگزیدہ) بندے (محمد مصطفیٰ ﷺ) کو جب وہ نماز پڑھتے ہیں۔)

أَرَءَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ﴿۱۱﴾

۱۱۔ بھلا دیکھئے تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا۔

أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوٰى ﴿۱۲﴾

۱۲۔ یا وہ (لوگوں کو) پرہیزگاری کا حکم دیتا (تو کیا خوب ہوتا)۔

أَرَءَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اب بتایئے! اگر اس نے (دینِ حق کو) جھٹلایا ہے اور (آپ سے) منہ پھیر لیا ہے (تو اس کا کیا حشر ہوگا)؟

أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ﴿۱۴﴾

۱۴۔ کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ (اسکے سارے کردار کو) دیکھ رہا ہے؟

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا
بِالنَّاصِيَةِ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ خبردار! اگر وہ (گستاخیِ رسالت اور دینِ حق کی عداوت سے) باز نہ آیا تو ہم ضرور (اسے) پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹیں گے۔

نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ وہ پیشانی جو جھوٹی (اور) خطا کار ہے۔

فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ پس وہ اپنے ہم نشینوں کو (مدد کے لئے) بلا لے۔

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ ہم بھی عنقریب (اپنے) سپاہیوں (یعنی دوزخ کے عذاب پر مقرر فرشتوں) کو بلا لیں گے۔

كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ ہرگز نہیں! آپ اس کے کہنے کی پرواہ نہ کیجئے، اور (اے حبیبِ مکرّم!) آپ سربسجود رہئے اور (ہم سے مزید) قریب ہوتے جایئے۔

ایاتها ۵ ۹۷ سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ ۲۵ رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾	۱۔ بیشک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں اتارا ہے۔
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿۲﴾	۲۔ اور آپ کیا سمجھے ہیں (کہ) شبِ قدر کیا ہے؟
لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿۳﴾	۳۔ شبِ قدر (فضیلت و برکت اور اَجر و ثواب میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿۴﴾	۴۔ اس (رات) میں فرشتے اور روح الامین (جبرائیل) اپنے رب کے حکم سے (خیر و برکت کے) ہر امر کے ساتھ اترتے ہیں۔
سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾	۵۔ یہ (رات) طلوعِ فجر تک (سراسر) سلامتی ہے۔

ایاتها ۸ ۹۸ سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَكِّيَّةٌ ۱۰۰ رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۱﴾	۱۔ اہلِ کتاب میں سے جو لوگ کافر ہو گئے اور مشرکین اس وقت تک (کفر سے) الگ ہونے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل (نہ) آ جاتی۔
رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿۲﴾	۲۔ (وہ دلیل) اللہ کی طرف سے رسول (آخر الزماں ﷺ) ہیں جو (ان پر) پاکیزہ اوراق (قرآن) کی تلاوت فرماتے ہیں۔
فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿۳﴾	۳۔ جن میں درست اور مستحکم احکام (درج) ہیں۔

وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنَةُ ؕ ﴿۴﴾

۴۔ (ان) اہل کتاب میں (نبی آخر الزماں ﷺ کی نبوت و رسالت پر ایمان لانے اور آپ کی شانِ اقدس کو پہچاننے کے بارے میں پہلے) کوئی پھوٹ نہ پڑی تھی مگر اس کے بعد کہ جب (بعثتِ محمدی ﷺ کی) روشن دلیل ان کے پاس آ گئی (تو وہ باہم بٹ گئے کوئی ان پر ایمان لے آیا اور کوئی حسد کے باعث منکر و کافر ہو گیا)۔

وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَ یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ ؕ ﴿۵﴾

۵۔ حالانکہ انہیں فقط یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اسی کے لئے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کریں، (ہر باطل سے جدا ہو کر) حق کی طرف یکسوئی پیدا کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی سیدھا اور مضبوط دین ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ ؕ ﴿۶﴾

۶۔ بیشک جو لوگ اہلِ کتاب میں سے کافر ہو گئے اور مشرکین (سب) دوزخ کی آگ میں (پڑے) ہوں گے وہ ہمیشہ اسی میں رہنے والے ہیں، یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ ﴿۷﴾

۷۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہی لوگ ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۠ ﴿۸﴾

۸۔ ان کی جزا ان کے رب کے حضور دائمی رہائش کے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں رواں ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ اُن سے راضی ہو گیا ہے اور وہ لوگ اس سے راضی ہیں، یہ (مقام) اس شخص کے لئے ہے جو اپنے رب سے خائف رہا۔

ایاتها ۸ ۹۹ سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ ۹۳ رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿۱﴾	۱۔ جب زمین اپنے سخت بھونچال سے بڑی شدت کے ساتھ تھرتھرائی جائے گی۔
وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ﴿۲﴾	۲۔ اور زمین اپنے (سب) بوجھ نکال باہر پھینکے گی۔
وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ﴿۳﴾	۳۔ اور انسان (حیران و ششدر ہو کر) کہے گا: اسے کیا ہو گیا ہے۔
يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴿۴﴾	۴۔ اس دن وہ اپنے حالات خود ظاہر کر دے گی۔
بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ﴿۵﴾	۵۔ اس لئے کہ آپ کے رب نے اس کیلئے تیز اشاروں (کی زبان) کو مسخر فرما دیا ہو گا۔
يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ﴿۶﴾	۶۔ اس دن لوگ مختلف گروہ بن کر (جدا جدا حالتوں کیساتھ) نکلیں گے تاکہ انہیں انکے اعمال دکھائے جائیں۔
فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴿۷﴾	۷۔ تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لیگا۔
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾	۸۔ اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اسے (بھی) دیکھ لے گا۔

ایاتها ۱۱ ۱۰۰ سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ ۱۴ رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ﴿۱﴾	۱۔ (میدانِ جہاد میں) تیز دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہیں۔

فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ﴿۲﴾
۲۔ پھر جو پتھروں پر سُم مار کر چنگاریاں نکالتے ہیں۔

فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ﴿۳﴾
۳۔ پھر جو صبح ہوتے ہی (دشمن پر) اچانک حملہ کر ڈالتے ہیں۔

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ﴿۴﴾
۴۔ پھر وہ اس (حملے والی) جگہ سے گرد و غبار اڑاتے ہیں۔

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ﴿۵﴾
۵۔ پھر وہ اسی وقت (دشمن کے) لشکر میں گھس جاتے ہیں۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ﴿۶﴾
۶۔ بیشک انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔

وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ﴿۷﴾
۷۔ اور یقیناً وہ اس (ناشکری) پر خود گواہ ہے۔

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ﴿۸﴾
۸۔ اور بیشک وہ مال کی محبت میں بہت سخت ہے۔

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ﴿۹﴾
۹۔ تو کیا اسے معلوم نہیں جب وہ (مُردے) اٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں؟

وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ﴿۱۰﴾
۱۰۔ اور (راز) ظاہر کر دیئے جائیں گے جو سینوں میں ہیں؟

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾
۱۱۔ بیشک ان کا رب اس دن ان (کے اعمال) سے خوب خبردار ہوگا۔

ایاتها ۱۱ — ۱۰۱ سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ ۳۰ — رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

اَلْقَارِعَةُ ﴿۱﴾
۱۔ (زمین و آسمان کی ساری کائنات کو) کھڑکھڑا دینے والا شدید جھٹکا اور کڑک۔

مَا الْقَارِعَةُ ﴿۲﴾
۲۔ وہ (ہر شے کو) کھڑکھڑا دینے والا شدید جھٹکا اور کڑک کیا ہے؟

وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۳﴾
۳۔ اور آپ کیا سمجھے ہیں کہ (ہر شے کو) کھڑکھڑا دینے والے شدید جھٹکے اور کڑک سے مراد کیا ہے؟

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿۴﴾

۴۔ (اس سے مراد) وہ یومِ قیامت ہے جس دن (سارے) لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہو جائیں گے،

وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿۵﴾

۵۔ اور پہاڑ رنگ برنگ دھنکی ہوئی اُون کی طرح ہو جائیں گے۔

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿۶﴾

۶۔ پس وہ شخص کہ جس (کے اعمال) کے پلڑے بھاری ہوں گے۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۷﴾

۷۔ تو وہ خوشگوار عیش و مسرت میں ہوگا۔

وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿۸﴾

۸۔ اور جس شخص کے (اعمال کے) پلڑے ہلکے ہوں گے۔

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ﴿۹﴾

۹۔ تو اس کا ٹھکانا ہاویہ (جہنم کا گڑھا) ہوگا۔

وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور آپ کیا سمجھے ہیں کہ ہاویہ کیا ہے؟

نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ (وہ جہنم کی) سخت دہکتی آگ (کا انتہائی گہرا گڑھا) ہے۔

ایاتھا ۸ — ۱۰۲ سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ ۱۶ — رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿۱﴾

۱۔ تمہیں کثرتِ مال کی ہوس اور فخر نے (آخرت سے) غافل کر دیا۔

حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿۲﴾

۲۔ یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے۔

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾

۳۔ ہرگز نہیں! (مال و دولت تمہارے کام نہیں آئیں گے) تم عنقریب (اس حقیقت کو) جان لو گے۔

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾

۴۔ پھر (آگاہ کیا جاتا ہے) ہرگز نہیں: عنقریب تمہیں (اپنا انجام) معلوم ہو جائے گا۔

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ⑤

۵۔ ہاں ہاں! کاش تم (مال و زر کی ہوس اور اپنی غفلت کے انجام کو) یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو دنیا میں کھو کر آخرت کو اس طرح نہ بھولتے)۔

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ⑥

۶۔ تم (اپنی حرص کے نتیجے میں) دوزخ کو ضرور دیکھ کر رہو گے۔

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ⑦

۷۔ پھر تم اسے ضرور یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے۔

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ⑧

۸۔ پھر اس دن تم سے (اللہ کی) نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا (کہ تم نے انہیں کہاں اور کیسے کیسے خرچ کیا تھا)۔

ایاتها ۳ ۱۰۳ سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ ۱۳ رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

وَالْعَصْرِ ①

۱۔ زمانہ کی قَسم (جس کی گردش انسانی حالات پر گواہ ہے)۔

(یا۔ نمازِ عصر کی قَسم (کہ وہ سب نمازوں کا وسط ہے)۔

(یا۔ وقت عصر کی قَسم (جب دن پھر چمکنے والا سورج خود ڈوبنے کا منظر پیش کرتا ہے)۔

(یا۔ زمانۂ بعثتِ مصطفیٰ ﷺ کی قَسم (جو سارے زمانوں کا ماحصل اور مقصود ہے)۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ②

۲۔ بیشک انسان خسارے میں ہے (کہ وہ عمرِ عزیز گنوا رہا ہے)۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ③

۳۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے اور (معاشرے میں) ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور (تبلیغِ حق کے نتیجے میں پیش آمدہ مصائب و آلام میں) باہم صبر کی تاکید کرتے رہے۔

اٰیاتها ۹ ۱۰۴ سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ ۳۲ رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾

۱۔ ہر اس شخص کیلئے ہلاکت ہے جو (روبرو) طعنہ زنی کرنے والا ہے (اور پس پشت) عیب جوئی کرنیوالا ہے۔

الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾

۲۔ (خرابی و تباہی ہے اس شخص کیلئے) جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھتا ہے۔

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾

۳۔ وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اس کی دولت اسے ہمیشہ زندہ رکھے گی۔

كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۖ﴿۴﴾

۴۔ ہرگز نہیں! وہ ضرور **حطمه** (یعنی چورا چورا کردینے والی آگ) میں پھینک دیا جائے گا۔

وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۗ﴿۵﴾

۵۔ اور آپ کیا سمجھے ہیں کہ **حطمه** (چورا چورا کردینے والی آگ) کیا ہے؟

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿۶﴾

۶۔ (یہ) اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔

الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۗ﴿۷﴾

۷۔ جو دلوں پر (اپنی اذیت کے ساتھ) چڑھ جائے گی۔

اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾

۸۔ بیشک وہ (آگ) ان لوگوں پر ہر طرف سے بند کر دی جائے گی۔

فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۧ﴿۹﴾

۹۔ (بھڑکتے شعلوں کے) لمبے لمبے ستونوں میں (اور ان لوگوں کے لئے کوئی راہِ فرار نہ رہے گی)۔

اٰیاتها ۵ ۱۰۵ سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ ۱۹ رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ

۱۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی

بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ ؕ ﴿۱﴾ | والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

اَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ فِىۡ تَضۡلِيۡلٍ ۙ ﴿۲﴾ | ۲۔ کیا اس نے ان کے مکر و فریب کو باطل و ناکام نہیں کر دیا؟

وَّاَرۡسَلَ عَلَيۡهِمۡ طَيۡرًا اَبَابِيۡلَ ۙ ﴿۳﴾ | ۳۔ اور اس نے اس پر (ہر سمت سے) پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیج دیے۔

تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۙ ﴿۴﴾ | ۴۔ جو ان پر کنکر یلے پتھر مارتے تھے۔

فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ ﴿۵﴾ | ۵۔ پھر (اللہ نے) ان کو کھائے ہوئے بھوسے کی طرح (پامال) کر دیا۔

ایاتہا ۴ ۱۰۶ سُوۡرَةُ قُرَيۡشٍ مَكِّيَّةٌ ۲۹ رکوعہا ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

لِاِيۡلٰفِ قُرَيۡشٍ ۙ ﴿۱﴾ | ۱۔ قریش کو رغبت دلانے کے سبب سے۔

اٖلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيۡفِ ۚ ﴿۲﴾ | ۲۔ انہیں سردیوں اور گرمیوں کے (تجارتی) سفر سے مانوس کر دیا۔

فَلۡيَعۡبُدُوۡا رَبَّ هٰذَا الۡبَيۡتِ ۙ ﴿۳﴾ | ۳۔ پس انہیں چاہیے کہ اس گھر (خانہ کعبہ) کے رب کی عبادت کریں (تاکہ اس کی شکر گزاری ہو)۔

الَّذِىۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ﴿۴﴾ | ۴۔ جس نے انہیں بھوک (یعنی فقر و فاقہ کے حالات) میں کھانا دیا (یعنی رزق فراہم کیا) اور (دشمنوں کے) خوف سے امن بخشا (یعنی محفوظ و مامون زندگی سے نوازا)۔

ایاتہا ۷ ۱۰۷ سُوۡرَةُ الۡمَاعُوۡنِ مَكِّيَّةٌ ۱۷ رکوعہا ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ يُكَذِّبُ بِالدِّيۡنِ ؕ ﴿۱﴾ | ۱۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے؟

فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۝۲ | ۲۔ تو یہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے (یعنی یتیموں کی حاجات کو رد کرتا اور انہیں حق سے محروم رکھتا ہے)۔

وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ۝۳ | ۳۔ اور محتاج کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا (یعنی معاشرے سے غریبوں اور محتاجوں کے معاشی اِستحصال کے خاتمے کی کوشش نہیں کرتا)۔

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۝۴ | ۴۔ پس افسوس (اور خرابی) ہے ان نمازیوں کے لئے۔

الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝۵ | ۵۔ جو اپنی نماز (کی روح) سے بے خبر ہیں (یعنی انہیں محض حقوق اللہ یاد ہیں حقوق العباد بھلا بیٹھے ہیں)۔

الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ۝۶ | ۶۔ وہ لوگ (عبادت میں) دکھلاوا کرتے ہیں (کیونکہ وہ خالق کی رسمی بندگی بجالاتے ہیں اور پسی ہوئی مخلوق سے بے پرواہی برت رہے ہیں)۔

وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷ | ۷۔ اور وہ برتنے کی معمولی سی چیز بھی مانگے نہیں دیتے۔

ایاتہا ۳ ۱۰۸ سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ ۱۵ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱ | ۱۔ بیشک ہم نے آپ کو (ہر خیر و فضیلت میں) بے انتہا کثرت بخشی ہے۔☆

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲ | ۲۔ پس آپ اپنے رب کیلئے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں (یہ ہدیۂ تشکّر ہے)۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳ | ۳۔ بیشک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام ونشاں ہوگا۔

☆ کوثر سے مراد حوضِ کوثر یا نہرِ جنت بھی ہے اور قرآن اور نبوت وحکمت بھی، فضائل ومعجزات کی کثرت یا اصحاب واتباع اور امت کی کثرت بھی مراد لی گئی ہے۔ رفعتِ ذکر اور خلقِ عظیم بھی مراد ہے اور دنیا وآخرت کی نعمتیں بھی، نصرتِ الٰہیہ اور کثرتِ فتوحات بھی مراد ہیں اور روزِ قیامت مقامِ محمود اور شفاعتِ عظمیٰ بھی مراد لی گئی ہے۔

ایاتها ۶ — ۱۰۹ سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ ۱۸ — رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾

۱۔ آپ فرما دیجئے: اے کافرو!

لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲﴾

۲۔ میں ان (بتوں) کی عبادت نہیں کرتا جنہیں تم پوجتے ہو۔

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۳﴾

۳۔ اور نہ تم اس (رب) کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔

وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾

۴۔ اور نہ (ہی) میں (آئندہ کبھی) ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن (بتوں) کی تم پرستش کرتے ہو۔

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۵﴾

۵۔ اور نہ (ہی) تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس (رب) کی میں عبادت کرتا ہوں۔

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾

۶۔ (سو) تمہارا دین تمہارے لئے اور میرا دین میرے لئے ہے۔

ایاتها ۳ — ۱۱۰ سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۴ — رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴿۱﴾

۱۔ جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچے۔

وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ
دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ﴿۲﴾

۲۔ اور آپ لوگوں کو دیکھ لیں (کہ) وہ اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہو رہے ہیں۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ
اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

۳۔ تو آپ (تشکراً) اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح فرمائیں اور (تواضعاً) اس سے استغفار کریں، بیشک وہ بڑا ہی توبہ قبول فرمانے والا (اور مزید رحمت کے ساتھ رجوع فرمانے والا) ہے۔

ایاتہا ۵ ۱۱۱ سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ ٦ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۱

۱۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ ہو جائے (اس نے ہمارے حبیب پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی ہے)۔

مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۲

۲۔ اسے اس کے (موروثی) مال نے کچھ فائدہ نہ پہنچایا اور نہ ہی اس کی کمائی نے۔

سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۳

۳۔ عنقریب وہ شعلوں والی آگ میں جا پڑے گا۔

وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۴

۴۔ اور اس کی (خبیث) عورت (بھی) جو (کانٹے دار) لکڑیوں کا بوجھ (سر پر) اٹھائے پھرتی ہے، (اور ہمارے حبیب کے تلووں کو زخمی کرنے کے لئے رات کو ان کی راہوں میں بچھا دیتی ہے)۔

فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۵

۵۔ اس کی گردن میں کھجور کی چھال کا (وہی) رسہ ہوگا (جس سے کانٹوں کا گٹھا باندھتی ہے)۔

ایاتہا ۴ ۱۱۲ سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ ۲۲ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۱

۱۔ (اے نبیِ مکرّم!) آپ فرما دیجئے: وہ اللہ ہے جو یکتا ہے۔

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۲

۲۔ اللہ سب سے بے نیاز، سب کی پناہ اور سب پر فائق ہے۔

لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۳

۳۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی وہ پیدا کیا گیا ہے۔

وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۴

۴۔ اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

اٰیاتہا ٥ ١١٣ سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ ٢٠ رکوعہا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿١﴾

١۔ آپ عرض کیجئے کہ میں (ایک) دھماکے سے انتہائی تیزی کے ساتھ (کائنات کو) وجود میں لانے والے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿٢﴾

٢۔ ہر اس چیز کے شر (اور نقصان) سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿٣﴾

٣۔ اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے جب (اس کی) ظلمت چھا جائے۔

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ﴿٤﴾

٤۔ اور گرہوں میں پھونک مارنے والی جادوگرنیوں (اور جادوگروں) کے شر سے۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾

٥۔ اور ہر حسد کرنیوالے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

اٰیاتہا ٦ ١١٤ سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ ٢١ رکوعہا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿١﴾

١۔ آپ عرض کیجئے کہ میں (سب) انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔

مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿٢﴾

٢۔ جو (سب) لوگوں کا بادشاہ ہے۔

اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿٣﴾

٣۔ جو (ساری) نسل انسانی کا معبود ہے۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ڏ الْخَنَّاسِ ۙ﴿٤﴾

٤۔ وسوسہ انداز (شیطان) کے شر سے جو (اللہ کے ذکر کے اثر سے) پیچھے ہٹ کر چھپ جانے والا ہے۔

الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿٥﴾

٥۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾

٦۔ خواہ وہ (وسوسہ انداز شیطان) جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔